OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.***

ISSN (Print) : 2664-1178
ISSN (Online) : 2664-1186
Jul-Dec-2021
Vol: 5, Issue: 2
Email: altabyeen@ais.uol.edu.pk
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

سیدہ زینبؓ کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح اور مستشرقین

(منٹگمری واٹ اور رابرٹ سپنسر کی آراء کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ)

طارق عزیز*
ڈاکٹر محمد شہباز منج**

ABSTRACT

Many western scholars have tried to interpret the Holy Qur'an into other languages of the world. William Montgomery Watt and Robert Spencer are included in the list of those commentators of the Qur'an who have presented their Quranic commentary in English language. But while interpreting the verses of the Holy Qur'an about the life, character and teachings of the Holy Prophet both the scholars have fabricated the teachings of the Holy Qur'an. Therefore, the main purpose of this study is to compare and analyze the interpretation of both western writers about the verses of Sūrah al-Aḥzāb in which the necessary information about the marriage of Prophet Muhammad with Hazrat Zainab has been discussed. Through the text analysis method and comparative and analytical approach, this article has raised some of the errors and propaganda elements found in the commentaries of both the Western scholars. The article proves that the writings of

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا

Western scholars like this need to be refined and scrutinized carefully in maintaining the sanctity of Islam and respecting the rights of the Prophet Muhammad (PBUH). This paper concludes that all such allegations are either based on fabricated historical reports or false interpretations and misunderstanding of the facts.

Key words: متبنی، مستشرق، مصاہرت، نکاح، طلاق

تعارف

مستشرقین کی طرف سے پیغمبرِ اسلام کی ازدواجی زندگی پر کئے جانے والے اعتراضات میں سے ایک اعتراض حضرت محمد ﷺ کی حضرت زینب بنت جحشؓ سے شادی ہے جسے مستشرقین افسانہ محبت قرار دیتے ہیں۔ حضرت زینب بنت جحشؓ حضرت محمد ﷺ کی سگی پھوپھی زاد بہن تھیں اور ان کی پہلی شادی جو حضرت زیدؓ سے ہوئی اس کا بندوبست بھی حضرت محمد ﷺ نے ہی فرمایا تھا۔ لیکن جب ان کے درمیان نباہ نہ ہو سکا تو حضرت زیدؓ نے انہیں طلاق دے دی جس کے بعد حضرت محمد ﷺ نے حضرت زینب سے نکاح فرمایا۔ مشہور مستشرق سر ولیم میور اپنی کتاب میں یہ اعتراض یوں بیان کرتا ہے کہ "زینب کی دلکشی اتفاقیہ طور پر آشکار ہوئی وہ اس کے منہ بولے بیٹے اور گہرے دوست زید کی بیوی تھی لیکن وہ اس شعلہ کو نہ بجھا سکا جو زینب اس کے سینے میں جلا چکی تھی اور آسمانی حکم سے وہ اس کے حرم میں آ گئی۔"[1] ایک جرمن مستشرق یہ اعتراض ان الفاظ میں کرتا ہے کہ "زید کی بیوی زینب آپ (ﷺ) کی توجہ کا مرکز بنی اور زید پیغمبر کی توجہ کو بھانپنے میں ناکام نہیں ہوا زید نے اُسے طلاق دے دی اور اسی طرح محمد (ﷺ) نے اس سے شادی کر لی۔ اس شادی پر دو وجوہات کی بنا پر اعتراض کیا جاتا ہے نہ صرف یہ ایک غیر فیاضانہ عمل تھا کہ محمد (ﷺ) نے اپنے ابتدائی پیروکار زید کی قربانی کو قبول کیا بلکہ یہ اُس عام رواج کے بھی خلاف تھا جو لے پالک بیٹے کو حقیقی بیٹے کی مانند تصور کرنے سے اُس کی بیوی سے شادی کرنے سے منع کرتا تھا"[2]

---

1 Sir Willium Muir, The Life of Muhammad , Edinburgh: John Grant, 1923 , 515.

2 Dr.Weil's Geschichte, der Islamitischen Volker, trans. S.Khuda Bukhsh, A History of the

Companion to the Quran(منٹگمری واٹ)[1] اور Blogging the Quran(رابرٹ سپنسر)[2] کی سیدہ زینب کے رسول اللہ ﷺ سے نکاح پر آراء، منٹگمری واٹ واقعہ زینب کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "Those regarded as your sons according to pre-Islamic ideas; this relationship was probably different from that brought about by modern forms of adoption and had been captured as a boy and sold as a slave to Khadija, who became Khadija's son when she set him free, and then, when Muhammad married Khadija, Muhammad's son, Zayd ibn-Muhammad. Because of this artificial relationship Muhammad's proposed marriage with Zaynab bint-Jahsh, Zayd's divorced wife, was thought to be incestuous; and this verse asserts that it is not so."[3]

Islamic People Culcatta ,The University of Culcatta, 1914, 18.

1 Dr. William Montgomery Watt is a famous Scottish Orientalist and Islamic Scholar. He was born in 1909. He got his higher education from Edinburgh and Oxford Universities. The last Orientalist died in 2006. He wrote many books and articles on Islam, Quran and life of the Prophet Muhammad. He also wrote a commentary of the Quran "Companion to the Quran" along with his other books on the Quran.

2 Robert Spencer is an American anti-Islamic writer. He was born in 1962 and has a background in Catholic Christianity. He got his Master Degree from University of Chapal Hill. He is a Director of the website Jihad Watch. He has published more than twenty books on Islam, Quran and other themes. His two books have been the New York Times best seller books. He also wrote a Quran commentary, "Blogging the Quran". His has planned to publish his new Quran commentary, "The Critical Quran: The key Islamic commentary and Contemporary Historical Research" in November 2021

3 William Montgomery Watt, Companion to the Quran: Based on The Arberry Translation George Allon & Unwin Ltd. London, 1969 , 95.

3 Watt, Companion, 134.

جنہیں اسلام سے پہلے کے نظریات کے مطابق آپ کے بیٹے سمجھا جاتا ہے۔ یہ رشتہ غالباً اس سے مختلف تھا جو منہ بولے بیٹے کی جدید صورتوں کی وجہ بنا۔ زید کو لڑکے کی حیثیت سے قید کر لیا گیا اور اسے خدیجہ کے پاس غلام کے طور پر بیچ دیا گیا، جو خدیجہ کا بیٹا بن گیا جب اس نے اسے آزاد کیا، اور پھر جب محمد نے خدیجہ سے شادی کی تو زید ابن محمد (ہو گیا)۔ اس مصنوعی رشتے کی وجہ سے، زید کی طلاق شدہ بیوی، زینب بنت جحشؓ کے ساتھ محمد ﷺ کی شادی کی تجویز کو بے حیائی سمجھا گیا اور اس آیت میں اس بات کی نفی کی گئی ہے۔

سپنسر واقعہ زینب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اللہ کو گود لینے کے رواج کو ختم کرنے کا اتنا ارادہ کیوں تھا؟ چونکہ محمد زید کی سابقہ اہلیہ، زینب بنت جحش سے شادی کرنا چاہتے تھے۔"[1]

رابرٹ سپنسر مزید لکھتا ہے:

“Muhammad "was in love with" Zaynab; his adopted son Zayd offered "to yield up his wife to the Prophet if the Prophet so desired," but Muhammad refused; Muhammad then received a divine revelation and announced, "Who will go to Zaynab, and tell her of the good news that God has given her to me in marriage?"; and now "Zayd, despite Muhammad's formal adoption of him, was not to be considered Muhammad's son.”[2]

محمد "زینب" سے پیار کرتے تھے۔ ان کے گود لینے والے بیٹے زید نے پیش کش کی کہ "اگر آپ چاہیں تو وہ اپنی بیوی کو نبی کے پاس کر دے،" لیکن محمد نے انکار کر دیا؛ اس کے بعد محمد نے ایک الہامی انکشاف کیا اور اعلان کیا، "زینب کے پاس کون جائے گا، اور اسے اس خوشخبری کے بارے

3 Robert Spencer, Blogging the Quran, 83-84, accessed November 4, 2013. http://www.jihadwatch.org. 87.

1Spencer, Blogging, 142.

2Spencer, Blogging, 145.

میں بتائے گا کہ خدا نے اسے شادی میں مجھے دیا ہے؟" اور اب "زید کو، محمد کے باضابطہ طور پر اپنانے کے باوجود، اسے محمد کا بیٹا نہیں سمجھا جائے گا۔

اس واقعہ کا تعارف کراتے ہوئے وہ مزید لکھتا ہے:

"Which discusses in full the notorious incident of Muhammad's marriage to his former daughter-in-law Zaynab -- which, far from being a "shameless lie," is a well-known and much-discussed element of Islamic tradition?"[1]

جس میں محمد کی اپنی سابقہ بہو زینب سے شادی کے بدنام زمانہ واقعے پر مکمل گفتگو کی گئی ہے۔ اسلامی روایت کا ایک معروف اور بہت زیر بحث عنصر ہے۔

اسی طرح مستشرق منٹگمری واٹ نے اپنی ایک اور کتاب میں بھی اس شادی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔[2] مصنف نے اس زمانے کے شادی اور وراثت کے رائج قوانین پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور زینب بنت جحش ؓ کے ساتھ آنحضور کے نکاح کے بارے میں رابرٹ سپنسر جیسے مستشرقین کی طرف سے کی جانے والی افسانہ طرازیوں کا رد کرتے ہوئے اسے معاشرتی اصلاح کی وجہ قرار دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں لکھتا ہے کہ "محمد ﷺ کی زینب ؓ سے زید ؓ کی غیر حاضری میں ملاقات اور زینب ؓ کی ظاہری جسمانی خوبصورتی کی وجہ سے مائل ہو جانے کی کہانی کو شک کی نظر سے دیکھا جانا چاہیے۔ یہ اولین ذرائع میں ناپید ہے۔"[3]

پروفیسر واٹ آگے چل کر لکھتا ہے:

"اس شادی میں جو بات تنقید کا نشانہ بنی، وہ اس شادی کا محرمانہ (محرم) پہلو تھا۔ ایک مرد کیلئے ایسی خاتون سے شادی کرنا جو پہلے اس کے بیٹے کی منکوحہ رہ چکی ہو، ناجائز تھا۔ یہی وہ بات تھی جس نے مدینہ کے بہت سے لوگوں کو محمد (ﷺ) کے خلاف کیا۔"[4]

1Spencer, Blogging, 145.

2 Watt, Muhammad: Prophet and Statesman ,Oxford University Press, London 1961), 156.

3Watt, Muhammad: Prophet and Statesman, 158.

4Watt, Muhammad: Prophet and Statesman, 158.

مصنف اپنے پیش رو مستشرقین کی طرح آنحضور ﷺ کے تعدد ازدواج کو نشانہ تنقید نہیں بناتا بلکہ وہ ان کو سیاسی مصلحت شمار کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے آپ کی شادی کے بارے میں لکھتا ہے کہ ان کی شادی ابو بکرؓ اور محمد ﷺ کو ملانے کی واضح طور پر ایک سیاسی وجہ تھی۔ اور جس طرح ابو بکرؓ محمد ﷺ کے معتمد ترین نائب تھے اسی طرح آپؓ ان کی محبوب ترین بیوی تھیں۔[1]

دونوں مستشرقین کی آراء کا تحقیقی، تنقیدی و تقابلی جائزہ

حضرت زینب سے آپ ﷺ کے نکاح پر مستشرقین واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور پوری طرح دل کا غبار نکالتے ہیں۔ مستشرقین نے اس کو اپنی رنگ آمیزیوں سے نہایت مکروہ بنا دیا ہے۔ جیسا کہ رابرٹ سپنسر نے اپنی قرآن کمنٹری میں اس واقعہ کو افسانہ کی شکل دینے اور سیرت النبی ﷺ کو داغدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے اس واقعہ کی اسلامی ذرائع سے تفصیل پیش کی جاتی ہے اور پھر منٹگمری واٹ کی دیگر کتب میں موجود آراء ذکر کی جائیں گی جس سے نہ صرف سپنسر بلکہ دیگر مستشرقین کے اعتراضات رد ہوتے ہیں۔

حضرت زیدؓ اور زینبؓ

حضرت زید بن حارثہؓ حضرت خدیجہ کے غلام تھے۔ روایت کے مطابق انہیں عکاظ کے بازار سے حکیم بن حزام نے خرید کر اپنی پھوپھی خدیجہ کو ہبہ کر دیا تھا۔[2] جب حضرت خدیجہ کی شادی حضور ﷺ سے ہوئی تو انہوں نے زید کو آپ کو دیدیا۔[3] حضرت زید کو حضرت محمد ﷺ سے اتنی محبت ملی کہ جب ان کے گھر والے انہیں لینے آئے تو حضرت زید نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔[4] زید کے اس غیر معمولی تعلق کو دیکھ کر اللہ کے رسول نے مجمع میں کھڑے ہو کر اعلان کیا لو گو! گواہ رہنا آج سے یہ میرا بیٹا ہے اور ہم دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں

---

1 Watt, Muhammad: Prophet and Statesman, 102.

2 علامہ عزالدین البوالحسن علی بن ابی کرم محمد ابن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، دار احیا التراث العربی، بیروت، س۔ن، 2:281۔

3 ابن الاثیر، اسد الغابہ، 2:281۔

4 عبدالملک ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، دار الجیل، بیروت 1:265، 1998۔266۔

گے۔ 1 حضرت زینب بنت جحشؓ حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی صاحب زادی تھیں۔

حضرت زینب کے ساتھ حضرت زید کا نکاح

حضرت زید غلام ہونے کے باوجود بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اس لیے اللہ کے رسول نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب سے زید کے نکاح پر زور دیا۔ شادی کا پیغام لے کر حضرت محمد ﷺ خود حضرت زینب کے گھر گئے خاندانی برتری کی وجہ سے پہلے تو حضرت زینبؓ کے گھر والوں نے اس رشتے سے انکار کر دیا اور ٹال مٹول کرتے رہے یہاں تک کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی۔[2] اس آیت کے نزول کے بعد زینب کے بھائی عبد اللہ بن جحشؓ اور خود زینب بھی اس شادی سے راضی ہو گئیں۔[3] خطبہ نکاح حضرت محمد ﷺ نے پڑھایا۔

میاں بیوی میں کشیدگی

شادی کے بعد بھی زینب کے اندر خاندانی برتری کا احساس بر قرار رہا وہ اپنی خاندانی حیثیت کو حضرت زید کے خاندان سے ملا کر مقابلہ کرتیں۔ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتیں اور پھر حضرت زید پر نظر ڈالتیں تو زمین آسمان کا فرق نظر آتا نتیجہ یہ ہوا کہ حالات بگڑتے گئے۔ علامہ زرقانی لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت زید کے دل میں زینب سے متعلق کراہت ڈال دی تھی۔[4]

حضرت محمد ﷺ پر اس کشیدگی کا اثر

اس کشیدگی سے حضرت محمد ﷺ پس و پیش میں مبتلا ہو گئے کہ خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو اس دیرینہ مفاد کو زد پہنچے گی جس کے لیے ان دونوں کا نکاح ہوا تھا اور زینب کے اہل خانہ کو موقع مل جائے گا کہ یہ ساری خرابی حضرت محمد ﷺ کی وجہ سے ہوئی تھی مزید یہ کہ خود حضرت زینب کا کیا ہو گا؟ کون اُس مطلقہ سے شادی کرے

---

1 ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری۔ الجامع الصحیح، دار القلم، بیروت، 1401ھ / 1981ء، 186:14۔

2 الاحزاب 36:33۔

3 ابن الاثیر، اسد الغابہ، 125:7۔

4 ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی زرقانی، شرح المواہب اللدنیہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1996ء، 243:3۔

گا؟۔ خیالات کے اس ہجوم میں حضرت محمد ﷺ کے دل میں یہ بات بھی آئی کہ اگر حضرت زید حضرت زینب کو طلاق دے دیں گے تو ان کی دلجوئی کے لئے میں خود ان سے شادی کر لوں گا۔ وحی کے ذریعے اللہ تبارک و تعالی نے حضرت محمد کو اطلاع دی کہ زید کے طلاق دینے کی صورت میں آپ زینب سے نکاح کریں گے۔ 1 اس سلسلے میں مفسر قرآن مفتی محمد شفیع عثمانی لکھتے ہیں:

> "حضرت محمد ﷺ نے حضرت زید کو دو وجہ سے طلاق دینے سے روکا۔ اول، یہ کہ دینِ اسلام میں جائز ہونے کے باوجود پسندیدہ نہیں بلکہ بعض جائز چیزوں میں سب سے زیادہ مکروہ و مبغوض ہے اور تکوینی طور پر کسی کام کا وقوع تشریعی حکم کو متاثر نہیں کرتا دوئم نبی کریم ﷺ کے دل میں یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ اگر زید نے طلاق دے دی اور حضرت محمد ﷺ نے حضرت زینب سے نکاح کیا تو عرب اپنے دستور جاہلیت کے مطابق یہ طعنے دیں گے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔"[2]

عرب معاشرے میں منہ بولے بیٹے کی حیثیت

عرب معاشرے میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کی حیثیت حاصل تھی چنانچہ اسلام اس جاہلی تصور کو ختم کرنا چاہتا تھا کہ کسی کو گود لینے سے وہ حقیقی بیٹا نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالی نے اپنا فیصلہ صادر کیا اور فرمایا کہ جس کے نطفہ سے بچہ پیدا ہوا ہے اس کی جانب اس کا انتساب ہو گا اور اُسے اُس کے باپ کے نام سے ہی پکارا جائے گا۔[3] اس حکم کے نازل ہوتے ہی اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے لوگوں کو سختی سے منع کیا کہ زید کو میری نسبت سے نہیں بلکہ ان کے باپ کی نسبت سے پکارو۔ اب وہ زید بن محمد کے بجائے زید بن حارثہؓ کہے جانے لگے۔[4]

حضرت زینب کا نبی ﷺ سے نکاح

ایک دن حضرت زید نے حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ میں نے زینب کے

---

1 محمود بن عبد اللہ آلوسی، روح المعانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1414ھ، 15:22-24۔

2 محمد شفیع، معارف القرآن، 7:30۔

3 الاحزاب 33:5۔

4 ابن الاثیر، اسد الغابہ، 2:281۔

رویے سے تنگ آ کر اسے طلاق دے دی ہے اس لیے زینب فوراہی ان کے گھر سے نکل آئیں۔ اس واقعہ کے بارے قاضی محمد سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں:

"اس سے حضرت محمد کی اس دیرینہ مصلحت دینیہ کو صدمہ پہنچا جس کے استحکام کے لیے اس نکاح پر حضرت محمد نے زور دیا تھا اور اپنے خاندان کی ممتاز عورت کو ایک ایسے شخص سے تزویج پر رضامند کیا جو غلام ہو کر بکا تھا اور موالی کہہ کر پکارا جاتا تھا۔"[1]

اس کے بعد اللہ تعالی کی طرف سے آپ ﷺ کو ہدایت ہوئی کہ لوگوں کی مخالفت سے بے پرواہ ہو کر آپ یہ نکاح کر لیں تاکہ آپ کے اس عمل سے ایک غلط رستہ کی اصلاح ہو جائے اور دین فطرت کے اندر ایک خلاف فطرت چیز جو شامل ہوئی ہے اس کا خاتمہ ہو۔ اللہ تعالی کی اس ہدایت کے بموجب آپ ﷺ نے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔[2] مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ "عدت گزرنے کے بعد نبی اکرم نے حکم شرعی کی تکمیل کے لئے حضرت زینب سے نکاح فرمالیا چونکہ عرب منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اور حضرت محمد کو عربوں کی طرف سے شدید رد عمل کا اندازہ تھا۔ اس لیے اس قبیح رسم کا خاتمہ بھی حضرت تھا اور شرعی امور کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ تمام شریعتوں میں یکساں ہوں۔"[3]

جب حضرت محمد مردوں میں سے کسی کے باپ ہی نہیں ہیں تو پھر لڑکے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس جاہلی تصور پر اگر اسی وقت ضرب نہ لگی ہوتی تو شاید منہ بولے بیٹے کا بیٹا وراثت نبوی کا بھی دعویدار ہوتا اور نبی کے وصال کے بعد ہی نوزائیدہ مملکت اسلامی خانہ جنگی اور دھڑے بندیوں کا شکار ہو جاتی اور دین کا ارتقاء تھم کر اسلامی معاشرہ فطری نمو سے محروم ہو جاتا۔[4]

حضرت محمد ﷺ کے لیے زینب سے ملاقات کے مواقع

حضرت محمد ﷺ کے دل میں کوئی ایسی بات ہوتی تو اسے منظور کرنے میں اس وقت کیا موانع تھے پھر انعقادِ

1 قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، فرید بک ڈپو، دہلی، 1999، 2:168۔

2 امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور 1987، 6:226-229۔

3 مولانا رحمت اللہ کیرانوی، بائبل سے قرآن تک اردو ترجمہ و شرح اظہار الحق، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، 2002ء، 3:539-570۔

4 ڈاکٹر عبد القادر جیلانی، اسلام، پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر، نئی دہلی: اریب پبلی کیشنز، 2007ء، 348۔

نکاح کے بعد زینب سے ملنے کے کئی مواقع پیش آئے ہوں گے کیونکہ وہ حضرت محمد ﷺ کے منہ بولے بیٹے کی بیوی تھیں اس وقت بھی آپ ﷺ کے دل میں ان سے شادی کا خیال نہ آیا۔ یکایک جب بات بگڑتی ہے تو حضرت محمد ﷺ کے دل میں زینب سے متعلق شہوانی خواہش جاگ جاتی ہے۔ مستشرقینِ اسلام کی کتنی غیر منصفانہ مضحکہ خیز بات ہے جبکہ یہ تو حضرت محمد ﷺ کا احسان اور شریعت کی مصلحت تھی کہ حضرت محمد نے اس مطلقہ کو اپنی زوجیت میں لے کر عزت بخش دی۔[1]

مولانا اصلاحی نے اس پورے واقعے میں تین اہم نکات پیش کیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت سیدہ زینب کا نکاح آپ کی کلی خواہش کے مطابق ہوا تھا اور آپ کا مقصد سماجی مساوات قائم کرنا تھا۔ دوسرا یہ کہ طلاق کے بعد حضرت زینب کو شدید رنج و غم لاحق ہوا مخالفین اسلام پہلے انہیں غلام کی بیوی کا طعنہ دیتے تھے اور اب غلام کی مطلقہ کہہ رہے تھے اس لئے آپ نے ان کی دلجوئی کے لیے نکاح کرنا چاہا لیکن فتنے کے اٹھ کھڑے ہونے کا اندیشہ تھا تیسرا یہ کہ اذن خداوندی یہ تھا کہ آپ حضرت زینب سے نکاح کر کے زمانہ جاہلیت کی ایک بدترین رسم کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔ اس باطل تصور کی اس واقعے نے جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ منہ بولا بیٹا بھی وراثت میں اتنے ہی حصے کا حقدار ہو گا جتنا کہ حقیقی بیٹا ہوتا ہے۔ منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں لہذا ضرورت پڑنے پر ایسا کیا جا سکتا ہے۔ حضرت زینب کا نکاح حضرت محمد سے ہونے کے بعد ہی حجاب کا واضح حکم نازل ہوا۔[2]

مسلم علماء کی آراء سے الزامات کی تردید

واٹ مستشرقین کی آراء کے برعکس اس نکاح کو بھی ایک مکمل سیاسی معاملہ سمجھتا ہے جس میں رومانی عنصر کا محض احتمال موجود ہے۔[3] سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ اس نکاح میں سیاسی محرکات اور سماجی اصلاحات دونوں کا دخل تھا اس کے بعد آخری درجے سے بھی کسی روحانی انداز محبت کی گنجائش بہت کم رہ جاتی

1 ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی، سیرت نبوی پر اعتراضات کا جائزہ، ملک اینڈ کمپنی، لاہور س-ن ،271۔

2 قاسمی، سیرت نبوی پر اعتراضات،272۔

3 Watt, Muhammad: Prophet and statesman, 157.

ہے 1 ایک صحیح العقیدہ مسلمان چند قدم واٹ کے ساتھ چل سکتا ہے اس کے آگے راستے مختلف ہو جاتے ہیں اس کے پیش کیے ہوئے بہت سے نکات ایسے ہیں جنہیں اس کی سنگین غلطیاں کہا جاسکتا ہے اور اس لحاظ سے ان پر شدید گرفت کی ضرورت ہے۔

اس واقعہ پر رابرٹ سپنسر کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ نعوذ باللہ محمد اپنی بہو کو دیکھ کر اسے دل دے بیٹھے تھے اور اس پر فریفتہ ہو گئے تھے۔ جب حضرت زید کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کی خواہش کے احترام میں فورا طلاق دے دی اس کے بعد باپ نے بہو سے شادی کر لی۔ اس اعتراض کے جواب میں ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی لکھتے ہیں:

> "اگر حضرت محمد کے دل میں واقعی حضرت زینب کی طرف میلان ہوتا تو حضرت زید کے لئے نکاح کا پیغام دینے اور پھر بااصرار اس رشتے کو طے کرانے کی ضرورت کیا تھی اس کے بجائے آپ شروع ہی میں ان سے نکاح کر سکتے تھے اگر آپ ایسا کرتے تو ان کے گھر والے بخوشی تیار ہو جاتے اور اپنی سعادت سمجھتے۔"[2]

ڈاکٹر رفیق زکریا لکھتے ہیں کہ یہ الزام کہ طلاق کے لیے حضرت محمد ﷺ ذمہ دار تھے ایک نہایت ہی بے بنیاد روایت پر مبنی ہے جس میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ بغیر اطلاع دیئے حضرت زید کے گھر پہنچ گئے اور حضرت زید موجود نہ تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت زینب کو پر کشش لباس میں دیکھا اور پھر آپ کو ان سے شادی کی رغبت ہو گئی۔ اس سے زیادہ دروغ گوئی اور افتراء کی مثال ملنا مشکل ہے۔ تب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جس میں وضاحت کی گئی تھی کہ گود لیا ہوا لڑکا بیٹا نہیں ہو سکتا۔ اولاد کے رشتے قدرتی ہوتے ہیں جو کہ بنائے نہیں جاسکتے۔ اس طرح اللہ تعالی نے حضرت محمد ﷺ کو حضرت زینب سے شادی کی اجازت مرحمت فرمائی۔[3]

مستشرقین نے مختلف روایتوں کے پس منظر کی تفہیم میں شدید غلطی کی اور مذہبی تعصب پسندی میں جس ہتک وتوہین آمیز کلمات کا استعمال کیا اس سے انکی اسلامی علوم و معارف میں جہالت اور کم علمی کا پتہ چلتا ہے۔

---

1 Watt, Muhammad: Prophet and statesman, 159.

2 رضی الاسلام ندوی، حقائق اسلام، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، 2008، 105۔

3 رفیق زکریا، محمد اور قرآن، انقلاب پبلیکشنز، ممبئی 2000، 114۔

پیر کرم شاہ الازہری اس اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں:

"اس قسم کی رسموں سے ایک رسم کسی غیر کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانے کی تھی ایک شخص کسی اجنبی کے بیٹے کو کہہ دیتا کہ تو میرا بیٹا ہے اس کے اس قول سے وہ اس کا بیٹا قرار پاتا اور نسب، میراث، طلاق، شادی اور مصاہرت کے تمام مسائل میں اس کی حیثیت ایک حقیقی بیٹے جیسے ہو جاتی۔ اس سے معاشرے میں بے شمار مسائل جنم لیتے، مستحق لوگ میراث سے محروم رہ جاتے اور غیر مستحق ساری جائیداد کا وارث بن جاتا محرمات کے سلسلے میں یہ رسم انتہائی تباہ کن نتائج بر آمد کر سکتی تھی۔ اس لیے اس رسم کو ختم کرنا ضروری تھا۔ اس شادی کے لیے احکام حضرت محمد کو بارگاہ خداوندی سے وحی متلو یعنی قرآن حکیم کے ذریعے سے ملے تھے۔"[1]

قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی تصنیف "رحمت اللعالمین" میں اس اعتراض کا جو جواب دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسا کیونکر مانا جاسکتا ہے کہ زید (ایک آزاد کردہ غلام) تو اس سے بیزار ہو جائے اور سید الانبیاء حضرت محمد اس پر شیفتگی کا اظہار کریں۔ عقل، عادت، تجربہ اور مشاہدہ ایسی باتوں کی تکذیب کے لیے کافی ہیں۔[2]

عبدالقادر جیلانی اس اعتراض کا جواب ایک اور پہلو یعنی قرابت داری اور منافقین مدینہ کے طرز عمل کے حوالے سے دیتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ "نکاح کا یہ واقعہ پانچ ہجری میں پیش آیا اس وقت تک منافقین کا مدینہ میں خاصا زور تھا اسی مہینے میں واقعہ افک پیش آیا جسے منافقین نے بڑے زور و شور کے ساتھ اچھالا۔ اگر واقعی نکاح میں اختلاف کی کوئی گنجائش ہوتی یا کوئی پہلو اخلاق سے متصادم ہوتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ منافقین اس پر شدید رد عمل ظاہر نہ کرتے۔ لوگوں کو اگر کوئی بات ناگوار گزری تھی تو صرف یہ کہ متبنیٰ کی مطلقہ بیوی سے نکاح نہ ہونا چاہئے تھا کیونکہ ایام جاہلیت میں ایسا نہیں تھا"۔[3]

محمد تقی مفتی اس اعتراض کے جواب میں یوں رقم طراز ہیں:

"اس باطل تصور کو توڑنے کے لیے حضرت محمد ﷺ کو اس نوعیت کا کوئی موقع میسر آنا ضروری تھا تاکہ اس باطل تصور کی ہمیشہ کے لیے اصلاح ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کو یہ موقع آپ کے

---

1 پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاالنبی، ضیاءالقرآن پبلیکیشنز، لاہور، 1992ء، 7:483۔

2 منصور پوری، رحمت العالمین، 384-419۔

3 جیلانی، اسلام، پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر، 348۔

متبنیٰ حضرت زید کی مطلقہ حضرت زینب بنت جحشؓ سے نکاح کی شکل میں مہیا کیا اور آپ کو نکاح کا حکم دیا۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد یہ نکاح کرنے میں متردد تھے لیکن خدا کے پیش نظر یہ تھا کہ وہ اپنے آخری پیغمبر کے ذریعے سے ہدایت کو اس کی آخری شکل میں مکمل کر دے۔"[1]

خلاصہ کلام

حضرت زینب بنت جحشؓ سے حضرت محمد ﷺ کی شادی کے بارے میں منٹگمری واٹ اور رابرٹ سپنسر اور مفکرین اسلام کی درج بالا تحاریر کے موازنہ سے حقیقت حال آشکار ہو جاتی ہے کہ اتنا قریبی رشتہ اور پھر پردے کی ممانعت بھی نازل نہیں تھی اس پر مستزاد حضرت زینب اور حضرت زید کی شادی کا بندوبست بھی حضرت محمد ﷺ نے خود کیا اگرچہ حضرت زینب کے بھائی اس پر رضامند بھی نہ تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اگر مستشرقین کی ان کہانیوں میں کوئی صداقت ہوتی تو نبی کریم ﷺ حضرت زید کی بجائے اپنا پیغام نکاح بھیج دیتے۔ درج بالا مباحث سے نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ ایک طرح حضرت زینب کی شادی کا مقصد اسلام کی آفاقی تعلیمات کے مطابق انسانوں میں موجود احساس غلامی کا خاتمہ تھا تو دوسری جانب حضرت زینب کو طلاق ہو جانے کے بعد ان سے شادی کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول، متبنیٰ کی جاہلانہ رسوم کا خاتمہ اور حضرت زینب کی دلجوئی کرنا تھا۔ جہاں تک مستشرقین کے اعتراضات کی بات ہے تو جب ان کے آباؤاجداد نے اللہ کی برگزیدہ ہستیوں یعنی انبیاء بنی اسرائیل کو بھی معاف نہیں کیا جن کی شریعتوں پر خود ان کا اپنا ایمان تھا تو ایسی قوم سے یہ توقع رکھنا عبس ہے کہ وہ حقائق کو مسخ نہیں کرے گی اور اس نبی کی کردار کشی نہیں کرے گی جس پر وہ ایمان ہی نہیں لاتے ہیں۔ مذکورہ بالا مصنفین کی زیر بحث کتب کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ منٹگمری واٹ نے اس واقعہ کو اپنی کتاب میں کوئی خاص حرفِ تنقید نہیں بنایا ہے لیکن رابرٹ سپنسر نے اس واقعہ سے متعلق سابقہ مستشرقین کے تمام اعتراضات کو جمع کر دیا ہے اور بڑی شدومد کے ساتھ اس پر بحث کی ہے۔ مستند اسلامی ذرائع اور منٹگمری واٹ کی دیگر کتب میں موجود آراء سے رابرٹ سپنسر کے تمام اعتراضات رد ہو جاتے ہیں۔

---

1 محمد رفیع مفتی، رسول اللہ کے نکاح، المورد پبلیکیشنز، لاہور، جولائی 1998ء، 20